کارل مارکس Karl Marx 1818-1883ء(66 سال)

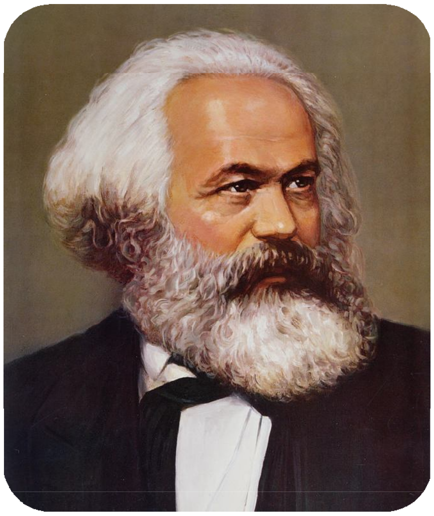

معمولی خاندان سے تعلق رکھنے والا، غربت وتنگدستی کی زندگی گزارنے والا اور بار بار جلاوطنی کی سزا پانے والا کارل مارکس شہرت کی ایسی بلندیوں پر پہنچ گیا، جو دنیا کے لاکھوں دولتمند، مقتدر اور مقدس خون Noble race کا دعوی کرنے والوں کو بھی نصیب نہ ہوا۔

کارل مارکس Karl Marx 5 مئی 1818ء کو جرمنی کے صوبہ رہن لینڈ (Rhineland) کے ایک چھوٹے سے قصبے ٹریر (Trier) میں 2 بجے صبح پیدا ہوا۔ اسکے باپ کا نام (Max) تھا۔ جو قانون دان تھا۔ اور ایک غیر متعصب یہودی Hirschel jew تھا۔ کارل مارکس کے بچپن (چھ سال کی عمر) میں پورے کنبے نے مسحیت قبول کرلی۔ مارکس 1838ء میں فوت ہوگیا۔ اس وقت کارل مارکس کی عمر 20 سال تھی۔ جسکے بعد اسکی ماں اسے مالی اخراجات فراہم کرتی رہی۔

کارل مارکس نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی قصبے (Trier) ہی میں حاصل کی۔ پھر اکتوبر 1835ء میں بون یونیورسٹی میں قانون (Law) میں داخلہ لے لیا۔ بون یونیورسٹی سے اپنے شدید نظریات اور حکو،ت مخالف خیالات کی وجہ سے خارج کر دیا گیا۔ اور ایک سال بعد کارل برلن یونیو رسٹی منتقل ہوگیا۔ اور بالآخر 1841ء کو جینا یونیورسٹی میں اپنا مقالہ بعنوان "جمہوریت اور باہم مربوط نظام میں قدرتی فلسفیانہ اختلاف" "The difference between the natural philosophy of critus & epicurus پیش کر کے Ph.D کی ڈگری حاصل کی۔ وہ مئی 1842ء کو جرمنی کے شہر کولون Cologn منتقل ہو گیا اور صحافت کے پیشہ سے منسلک ہو گیا۔ رینش ز یٹنگ (Rheinische zeitung) کے نام سے اخبار جاری کیا۔ وہ خود ہی اس کا ایڈیٹر تھا۔ کارل مارکس کو اپنی یونیورسٹی کے زمانے میں اپنے شہر کی ایک لڑکی جینی وون ویسٹ فیلن Jenny Von Westphalen سے عشق ہوا تھا۔ جو اسکی بڑی بہن کی سہیلی اور اس سے چار سال بڑی اور پروشین انتظامیہ کے ایک افسر کی بیٹی تھی۔ اس سے منگنی کے 7 سات سال بعد جون 1843 میں انکی شادی ہوئی۔ اور اس شا دی کے تین ہی ماہ بعد اس کا اخبار ضبط کرلیا گیا۔ کارل مارکس کو اسکے کٹّڑ نقطہ نظر کی وجہ سے یہاں اسے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑھا۔ اور نومبر 1843ء میں فرانس کے شہر پیرس میں منتقل ہو گیا۔ جہاں اس نے پندرہ 15 ماہ قیام کیا۔ پیرس ہی میں اسے معروف اشترا کی مفکر فریڈرک اینجل (Friedrich Angel) ملا۔ جو آخر تک اس کا ایک اچھا ساتھی ثابت ہوا۔ ان دونوں میں اس حد تک فکری ہم آہنگی تھی۔ کہ بعض اوقات کسی ایک تحریروں کو کسی ایک سے منسوب کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ یہی انہوں نے کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد رکھی۔ بالآخر جرمنی نے پروشین

Rhenish Prussia کے دباؤ پر اسکے کٹر نظریات کی وجہ سے 1849ء میں جلا وطن کر دیا۔ یہاں سے وہ برسلز (Brusseles) منتقل ہو گیا۔ برسلز سے وہ وقتاً فوقتاً انگلستان کے چکر بھی لگاتا رہتا تھا۔ پھر وہ برسلز سے دوبارہ کولون منتقل ہو گیا۔ مگر اسے یہاں سے دوسری بار پھر جلا وطن کر دیا گیا۔ وہ واپس برسلز آ گیا۔ اور بین الاقوامی اشترا کی پارٹی (International Communist leage) کی بنیاد رکھی۔ آہستہ آہستہ اسکے لیے یہاں کے حالات نا موافق ہوتے گئے۔ بلجیئم حکومت نے اسے اپنے ملک کے خطرناک لوگوں کی فہرست میں شامل کر کے چوبیس (24) گھنٹوں میں ملک کو چھوڑنے کا حکم دے دیا۔ اسے خاندان سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ مگر بعد میں رہا ہو کر کارل مارکس لندن، انگلستان منتقل ہو گیا۔ اور اپنی بقیہ ساری زندگی یہ گزاری۔ اس نے خود کو اشترا کیت کیلئے وقف کر دیا اور صحافت کے پیشہ کو دوبارہ اختیار کر لیا۔ کارل مارکس نے یہاں اپنی زندگی کے ایام بڑی کسمپرسی اور غربت میں گزارے۔ اپنی تحریروں سے حاصل ہونے والی آمدن سے گزارہ کیا۔ اس کا ایک دوست وقتاً فوقتاً اسکی مدد کر دیتا تھا۔ اپنی اسی غربت کے دور میں کارل مارکس نے اپنی معروف کتاب دی کیپٹل (The Capital) لکھی تھی۔ اس سے قبل اس نے 1847ء میں فلسفہ افلاس۔ 1848ء میں برسلز میں نظریہ کیمونسٹ The Communist Manifesto لکھا تھا۔ اپنی عمر کے اس آخری حصے میں وہ مایوسی و تنگدستی کا شکار رہا۔ اسی غریب الوطنی کی حالت میں اس کی بیوی Jeny حالات کے جبر کا مقابلہ نہ کر سکی۔ وہ 2 نومبر 1881ء کو سینے کے سرطان (Breast Cancer) سے مر گئی۔ جسکے بعد کارل پسپہ ہو چکا تھا۔ جنوری 1883ء میں اسکی بڑی بیٹی بھی عالم نزع میں اسکے سامنے دم توڑ گئی۔ اب کارل مارکس کو اعصابی کمزوری اور شدید مایوسی کا مرض (Hypochondria) لاحق ہو چکا تھا۔ اگرچہ وہ پینتالیس سال کی عمر میں خود کو تندرست و توانا محسوس کرتا تھا، جبکہ اس وقت بھی اسے جگر کے بڑھنے کا مرض تھا۔ 1878ء میں اسے جرمنی جانے سے منع کر رکھا تھا۔ اور 1882ء میں اسے پھیپڑوں کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا۔ وہ صحت کیلئے جگہ جگہ پھرتا رہا۔ وہ جزیرہ ویٹ (Isle of Wight) الجیرز (Algiers)، مونٹی کارلو (Monte corlo) پیرس کے قریبی علاقہ انگین (Enghien) اور سویٹزر لینڈ تک گیا۔ مگر وہ خدا کی عظیم ترین نعمت تندرستی نہ حاصل کر سکا۔ وہ واپس لندن آ گیا اور شدید علیل ہو گیا۔ جہاں دو ماہ زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا رہ کر بالآخر 14 مارچ 1883 کو اپنی زندگی کے چھیاسٹ (66) سال پورے ہونے سے چند ہفتے پیشتر فوت ہو گیا۔ اسے اسکی بیوی کیساتھ لندن کے ہائی گیٹ قبرستان (Highgate Cemetry) میں محض چند لوگوں کی موجودگی میں دفن کر دیا۔

کارل مارکس کو مرے تقریباً ایک سو بتیس 132 سال گزر چکے ہیں۔ مگر یہ فیصلہ کرنا ابھی تک باقی ہے کہ دنیا کے نامور لوگوں میں اسے عظمت کے کس درجے پر رکھا جائے۔ اسکی زندگی میں انکے بنائے اصولوں کو کسی بھی ملک نے اختیار نہ کیا تھا۔ بلکہ اس نے اپنے فلسفے کے حوالے سے جو بڑی پیش گوئیاں کی تھی، وہ بھی غلط ثابت ہوئی۔ جو کہ مدرنہ ذیل ہیں۔

1۔ وقت گزرنے کیساتھ سرمایہ دار ممالک میں محنت کش غریب تر ہوتے چلے جائیں گے۔ جبکہ ایسا نہیں ہوا۔

2۔ اشترا کیت کا احیاء انگلینڈ اور دیگر مغربی ممالک سے شروع ہوگا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ روس میں لینن اور سٹالن نے نہ صرف کارل مارکس کا اتباع کیا بلکہ کافی حد تک اسکے نظریات کی عملی اشکال بھی وضع کیں۔ چین نے بھی اشترا کت کو عملاً نافذ کیا۔ جو کی انتہائی مغرب میں واقع ہے۔

3۔ درمیانہ طبقہ (Mediacre) ختم ہو جائیں گے۔ جو بہت ممکن ہے کو وہ ترقی کر کے سرمایہ دار بن جائینگے۔ کارل مارکس کی یہ بات بھی غلط ثابت ہوئی۔

4۔ اسکی آخری پیشنگوئی کے مطابق میکانیت (Mechinary & mechanics) کی بڑھوتری سرمایہ داروں کے منافع کو ہڑپ

کر جائے گی۔ یہ نہ صرف عقلی اعتبار سے متوازن محسوس نہیں ہوتی بلکہ بعد کے دور میں کلی طور پر غلط ثابت ہوئی۔

لیکن اسکے باوجود کارل مارکس کا شمار دنیا کی چندان شخصیتوں میں ہوتا ہے۔جن کی پیش کردہ تعلیمات ونظریات نے دنیا کے ایک بڑے حصے کو متاثر کیا۔چین، روس، شمالی کوریا اور کیوبا میں اسکے عملی نفاذ کیساتھ دنیا کے کئی ممالک میں اسکی تحاریک برپا ہوئیں۔جبکہ کئی دیگر ممالک میں اسکے گہرے معاشرتی، معاشی اور تمدنی اثرات ضرور محسوس ہوئے۔فتنہ وفساد برپا ہو، قتل وغارت ہوئی۔تقریباً دس(10) کروڑ انسانی جانوں کا ضیاع ہوا۔اب بھی دنیا کے تقریباً ایک ارب انسان اسکے معتقد ہیں۔چنانچہ اگر دنیا کی ساری اشترا کی ریاستیں فنا ہوجائیں۔لیکن پھر بھی اسکے نظریات اور اسکی تصانیف ''تاریخ کی معاشی توضیح'' اور ''اشتراکت بحثیت نظام حکومت'' عرصہ دراز تک زندہ رہینگی۔

کارل مارکس کی شہرت اور عظمت کے حوالے سے ایک اور مفروضہ بھی معروف ہے۔جسے کی سچائی، دنیا کے موجودہ سیاسی حالات بھی ثابت confirm کرتے ہیں۔اور یہ مذہبی نقطہ نظر سے حقیقت کے قریب اور منطقی اعتبار سے زیادہ قابل قبول محسوس ہوتا ہے۔کہ اگر دنیا کے یہودیوں کو عرض موعود یا موجودہ اسرائیل کے حصول کیلئے روس، قازقستان، ازبکستان، ترکمانستان، خراسان اور جنوب مشرقی یورپ میں انتشار unrest پیدا کرنے کا تقاضہ نہ ہوتا۔انہیں فلسطین، لبنان، غزہ، القدس، تل ابیب اور یروشلم پر قابض ہونے صدیوں پرانی خواہش نہ ہوتی، اور دنیا کی نئی ترتیب New World Order کے تناظر میں اپنی خفیہ منصوبہ بندی Protocol کے عملی نفاذ کی ضرورت نہ ہوتی تو بہت ممکن ہے کہ کارل مارکس کے نظریات وخیالات کی کبھی مقبول نہ ہوتے۔اسے کبھی اتنی شہرت نہ ملتی۔

لیکن ان تمام تر حقائق کے باوجود کارل مارکس ہمارے لئے اس لحاظ سے یقیناً غیر اہم شخصیت ہے کہ وہ عام سے خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔اسکی زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ غربت وتنگدستی میں بسر ہوا۔مگر پھر بھی وہ ایسی مضبوط نظریاتی بنیاد فراہم کرنے میں کامیاب ہوگیا جو بعد کے آنے والے وقتوں میں بہت اہم ثابت ہوئیں۔کارل مارکس جیسی شہرت دنیا کے کئی دولتمند، مقتدر اور مقدس خون Noble race کا دعوی کرنے والوں کو بھی نصیت نہیں ہوئی۔

References

Axelos, Kostas. Alienation, Praxis, and Techne in the Thought of Karl Marx (translated by Ronald Bruzina, University of Texas Press, 1976).

Avineri, Shlomo. The Social and Political Thought of Karl Marx (Cambridge University Press, 1968) ISBN 0-521-09619-7

Blumenberg, Werner (2000). Karl Marx: An Illustrated Biography. trans. Douglas Scott. London; New York: Verso. ISBN 1-85984-254-2.

Callinicos, Alex (2010) [1983]. The Revolutionary Ideas of Karl Marx. Bloomsbury, London: Bookmarks. ISBN 978-1-905192-68-7.

McLellan, David. Marx before Marxism (1980), Macmillan, ISBN 978-0-333-27882-6

Rubel, Maximilien. Marx Without Myth: A Chronological Study of his Life and Work (Blackwell, 1975) ISBN 0-631-15780-8

Rothbard, Murray. An Austrian Perspective on the History of Economic Thought Volume II: Classical Economics (Edward Elgar Publishing Ltd., 1995) ISBN 0-945466-48-X

Seigel, J. E. (1973). "Marx's Early Development: Vocation, Rebellion and Realism". The Journal of Interdisciplinary History. The MIT Press. 3 (3): 475-508. JSTOR 202551.

Vianello, F. [1989], "Effective Demand and the Rate of Profits: Some Thoughts on Marx, Kalecki and Sraffa", in:

Sebastiani, M. (ed.), Kalecki's Relevance Today, London, Macmillan, ISBN 978-03-12-02411-6.

Wendling, Amy. Karl Marx on Technology and Alienation (Palgrave Macmillan, 2009)

Wheen, Francis. Marx's Das Kapital, (Atlantic Books, 2006) ISBN 1-84354-400-8

Wilson, Edmund. To the Finland Station: A Study in the Writing and Acting of History, Garden City, NY: Doubleday, 1940